السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لڑکے یا لڑکی کی پیدائش کا دن منانا، اس پر کیک کاٹنا اور کھانا وغیرہ کھلانا جائز ہے یا ناجائز؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سالگرہ منانے کا تعلق اسلام سے نہیں ہے یہ دنیاداری کا ایک طریقہ ہے جیسے ہم محمد علی جناح وغیرہ کے دن مناتے ہیں۔ اب تو کئی راسخ العقیدہ اور کتاب وسنت کے علمبردار گھرانے بھی سالگرہ منانے میں شامل ہوگئے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کردیں تاکہ میری اور باقی حضرات کی اصلاح ہوسکے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مناتے ہیں، کیک کاٹنے کی رسم بھی عیسائیوں کی ہے۔ بعض عاقبت نا اندیش مسلمان بھی عیسائیوں کی اندھی تقلید میں سالگرہ منانے لگے ہیں، بلکہ Birth Day پیدائش کا دن (سالگرہ) منانا عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ وہ نصرانیوں کے ساتھ مل کر کرسمس کیک بھی کاٹتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہود ونصاریٰ اور دیگر کافر قوموں کی مشابہت کرنے سے روکا بلکہ ان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

(من تشبہ بقوم فهو منهم) (ابوداؤد، اللباس، فی لبس الشھرۃ، ح: 4031)

''جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں سے ہے۔''

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جب کوئی شخص ظاہری طور پر کسی قوم سے وضع قطع اور چال چلن میں مشابہت اختیار کرتا ہے تو آہستہ آہستہ غیر محسوس انداز میں اس کا باطن بھی انہیں کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور اس کی اپنی شناخت اور پہچان ختم ہوجاتی ہے، اسی لیے ہمیں کفار کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کی یہ بات بڑی عجیب ہے کہ سالگرہ منانا دنیاداری کا ایک طریقہ ہے، اس طرح تو ہر ناجائز کام "دنیاداری" کہہ کر جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ جیسے بعض لوگ کسی کے فوت ہونے پر قل دسواں چالیسواں وغیرہ کی رسمیں ادا کرتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ طریقہ غلط ہے تو کہتے ہیں کہ جناب دنیاداری ہے کیا کریں، "ناک" بھی تو رکھنی ہے! کھانے پر قرآن پڑھتے ہیں، لوگوں میں قرآن کے پارے اور سورتیں تقسیم کرواکر پڑھواتے ہیں جسے وہ ایصال ثواب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی دنیاداری ہے۔ عجیب بات ہے! بدعات کو دنیاداری کا نام دے کر جائز قرار دیا جارہا ہے۔ حالانکہ ہم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ اسلام مکمل جابطہ حیات ہے اور دنیاداری کا طریقہ بھی ہمیں اسلام ہی بتاتا ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ "ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں" ورنہ سالگرہ منانے اور کیک کاٹنے کے علاوہ ہمیں کوئی کام نہ ہوتا، مثلاً ایک دیہات یا محلے کی آبادی اگر تین چار سو نفوس پر مشتمل ہے تو وہاں تقریباً روزانہ کسی نہ کسی کی سالگرہ منائی جارہی ہوگی۔ اس کے ساتھ اگر بڑوں اور بزرگوں کی برسیاں بھی شامل کرلی جائیں تو سارا وقت انہی کاموں میں لگ جائے۔ کیونکہ کوئی دن ایسا نہیں ہوگا جس دن دسیوں بیسیوں بڑے پیدا یا فوت نہ ہوئے ہوں، دُور نہ جائیں سوا چودہ صدیوں سے تو ہماری اپنی تاریخ متجاوز ہے کتنے پیدا ہوئے اور کیسے کیسے عظیم لوگ اس دارفانی سے رحلت کرگئے۔

ہم اگر اپنے چند ''بزرگوں'' کی ولادت یا وفات کا دن منانا شروع کردیں تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ واقعتاً وہ کام درست بھی ہے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کیا کسی کی سالگرہ فی الحقیقت منائی بھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ مثلاً ایک شخص 15 ربیع الاول، 19 مئی بروز اتوار پیدا ہوا، اب اگر کوئی آدمی اس کی سالگرہ منانا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ 15 ربیع الاول، 18 مئی بروز اتوار کو منائے، اب ظاہر ہے کہ یہ ناممکن ہے، پیدا اتوار کو ہوا اور اس کا یوم ولادت بدھ کر منایا جارہا ہے، کیا بدھ اس کی پیدائش کا دن ہے؟ ویسے ہم مسلمان اگر سوچیں تو جب کوئی سالگرہ منا رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کے سال سے کئی دن اوپر گزر چکے ہوتے ہیں۔ اگر ایک 40، 35 سالہ مسلمان شخص اپنا یوم ولادت منائے تو کیا یہ واقعتاً اپنا یومِ ولادت منا رہا ہوتا ہے جبکہ قمری سن (اسلامی سن) کے اعتبار سے (عیسوی سن کے مقابلے میں) اتنے عرصے میں تقریباً ایک سال کا فرق واقع ہوچکا ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 622

محدث فتویٰ